

## حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر 1

حدیث: قال الامام احمد حدثنا عفان قال ثناهم قال اخبرنا قتادة عن عبد الرحمن بن آدم عن ابی هريرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الْاَنْبِيَاءُ اخْوَةٌ لِغُلَاتٍ اُمَمُهُمْ هَتَّى وَدِيْنُهُمْ وَاجِدُوا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى بْنِ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَسْبِقُ وَيَتَّبِعُ وَيَاْهُ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَيْمُوهُ فَاَعْرِفُوهُ رَجُلٌ مَرْبُوعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ لُبَانٌ مَمْسُورٌ كَان رَاسُهُ يَقْطُرُ وَاَنْ لَمْ يَصْبِهِ بَلَلٌ فَيَقْدُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنْزِيرَ وَيَضَعُ الْحَزِيْزَةَ وَيَدْعُو النَّاسَ اِلَى الْاِسْلَامِ وَيَهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسْلُوكُ كُلُّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيَهْلِكُ اللّٰهُ فِيْ زَمَانِهِ الْمَسِيْحُ الدَّجَالُ ثُمَّ تَقَعُ الْاِمَانَةُ عَلَى الْاَرْضِ حَتَّى تَرْتَجِعَ الْاَسْوَدُ مَعَ الْاَبْلَاحِ وَالنَّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذَّنَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَيَلْعَبُ الصَّبِيَّانُ بِالْحَيَاتِ لَا تَضُرُّهُمُ فَيَمُوتُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 406)

ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... تمام انبیاء و علما کی بھائی ہیں۔ مائیں مختلف..... یعنی شریعتیں مختلف ہیں..... اور دین یعنی اصول شریعت..... سب کا ایک ہے..... اور میں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ سب سے زیادہ قریب ہوں اس لیے کہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نمی نہیں..... وہ نازل ہوں گے جب ان کو دیکھو تو پہچان لیتا..... وہ میرا قد ہوں گے..... رنگ ان کا سرخ اور سفیدی کے درمیان ہوگا..... ان پر دو رنگے ہوئے کپڑے ہوں گے سر کی پریشان ہوگی کہ گویا اس سے پانی ٹپک رہا ہے..... اگرچہ اس کو کسی قسم کی تری نہیں پہنچی ہوگی..... صلیب کو توڑ دیں گے جڑ پر کواٹھائیں گے..... سب کو اسلام کی طرف بلائیں گے..... اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں سوائے اسلام کے تمام مذاہب کو نیست و نابود کر دے گا..... اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں کج دجال کو قتل کرانے کا..... پھر تمام روئے زمین پر ایسا امن ہو جائے گا کہ شراوت کے ساتھ اور چھپتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرے لگس گے..... اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے..... سانپ ان کو نقصان نہ پہنچائیں گے..... عیسیٰ علیہ السلام زمین پر چالیس سال ٹھہریں گے پھر وفات پائیں گے..... اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔



یہ حدیث شریف الفاظ کے معمولی تہرلی سے مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

- 1..... بخاری جلد 1 صفحہ 489، 490.
- 2..... مسلم جلد 1 صفحہ 87.
- 3..... ابو داؤد جلد 2 صفحہ 135.
- 4..... ابن ماجہ صفحہ 308.
- 5..... مسند احمد جلد 2 صفحہ 411 صفحہ 494.
- 6..... درمنثور جلد 2 صفحہ 242، پرائن الی شیبہ احمد ابو داؤد ابن جریر ابن حبان کے حوالہ سے اس کو نقل کیا ہے۔
- 7..... ابن کثیر جلد 3 صفحہ 16.
- 8..... فتح الباری جلد 6 صفحہ 357 پر حافظ ابن حجر اس کو نقل کرتے فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔
- 9..... التصريح صفحہ 160.
- 10..... مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 صفحہ 654 حدیث نمبر 41. باب ذکر فی فتنہ الدجال.
- 11..... صحیح ابن حبان جلد 9 صفحہ 289، 290 پر سنن مذکورہ مکمل سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔
- 12..... مرزا صاحب کے بیٹے بیتر الدین محمود نے اس حدیث کو مکمل نقل کیا ہے۔  
(حقیقت النبوۃ صفحہ 188 مندرجہ اواراعطوم جلد 2 صفحہ 508)
- 13..... خود مرزا صاحب نے اس حدیث کے بعض حصے نقل کر کے اس کی تصحیح و تفسیر کی بلکہ اس سے استدلال بھی کیا ہے۔  
(ازاد اودام صفحہ 594 خزائن جلد 3 صفحہ 420)



### حدیث شریف کی نتائج:

- 1..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دوبارہ تم میں نازل ہوں گے۔
- 2..... وہی عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے جن کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نمی نہیں اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علانی بھائی تھے۔
- 3..... عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد تمام ادیان باطلہ مٹ جائیں گے۔
- 4..... عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد دین اسلام تمام ادیان پر غالب ہوگا۔
- 5..... عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں دجال ہلاک ہوگا۔
- 6..... عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں امن و امان قائم ہو جائے گا۔
- 7..... حتیٰ کہ ان کے زمانہ میں شراوت کے ساتھ، چھپتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرے لگس گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلنے لگیں گے۔
- 8..... اس کے بعد پھر عیسیٰ علیہ السلام وفات پائیں گے (ابھی ان کی وفات نہیں ہوئی) اور مسلمان ان کے جنازہ کی نماز پڑھیں گے۔



### احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... کیا مرزا صاحب ابن مریم تھے؟ یا ابن چراغ بی بی؟
- 2..... کیا مرزا صاحب وہی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تشریف لائے تھے؟ جن کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی نمی نہ تھا؟
- 3..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں تمام ادیان باطلہ، یہودیت، نصرانیت مٹ گئی یا خود مرزا صاحب کے ختم ہوتے ہی ہندوستان میں بھی مرزا صاحب کے زمانہ میں نصرانیوں کی حکومت تھی؟
- 4..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں دین اسلام کا غلبہ ہوا؟ یا خود مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دے کر دین اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کی؟
- 5..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں دجال کا قتل ہوا؟
- 6..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں امن و امان ہوا؟
- 7..... کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں شراوتوں کے ساتھ، چھپتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چرے؟
- 8..... کیا مرزا صاحب کی وفات ان امور کے بعد ہوئی ہے؟ احمدی صحیح جواب فی امت کے دن کے لیے تیار رکھیں۔
- 9..... اس حدیث میں عیسیٰ علیہ السلام کے لیے..... افسہ نازل..... کا صراحتہ لفظ ہے۔ کیا پورے ذخیرہ احادیث میں احمدی..... ان معجلہ مولود..... کا لفظ دکھاتے ہیں؟
- 10..... اس صحیح حدیث میں..... تم یوفی..... (ان امور کے بعد) عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوں گے۔ کیا احمدی حضرات کسی صحیح حدیث میں..... قد توفی..... کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے دکھاتے ہیں؟
- 11..... ویصلی علیہ المسلمون..... اور عیسیٰ علیہ السلام کی نماز جنازہ مسلمان پڑھیں گے۔ کیا احمدی حضرات کسی صحیح حدیث سے..... قد صلی علیہ المسلمون..... کہ مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ چکے دکھاتے ہیں؟

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی۔ آسمان سے نازل ہونے کے بعد قیامت سے پیشتر جب یہ تمام باتیں ظہور میں آجائیں گی جب وفات ہوگی۔

## حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....2

حدیث: عن الحسن مرسل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لليهود ان عيسى لم يموت وانه راجع اليكم قبل يوم القيمة.  
(ابن كثير جلد 1 صفحہ 366: **زیر آیت انی موفیک**)  
ترجمہ: امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے ارشاد فرمایا کہ میں علیہ السلام ابھی نہیں مرے وہ قیامت کے قریب تمہاری طرف ضرور لوٹ کر آئیں گے۔

یہ حدیث شریف مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

1..... ابن جریر جلد 3 صفحہ 289.

2..... درمنثور جلد 2 صفحہ 36.

یہ روایت ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ مصنف درمنثور نے نقل فرمائی دونوں حضرات احمدیوں کے نزدیک مجدد ہیں اور ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ کو مرزا صاحب نے رئیس المفسرین تسلیم کیا ہے۔ بیرونی اکابر احمدیوں کے نزدیک مستند ہیں۔

(آئینہ کالات اسلام صفحہ 168 روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 168)

### حدیث شریف کے نتائج:

1..... یہود (جو انا قتلنا المسیح سے) سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... ان عیسیٰ لم يموت..... تحقیق میں علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔

2..... اس روایت میں..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔

اس سراسر ہے۔..... ان روایت میں..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔..... ان عیسیٰ لم يموت..... کی صراحت ہے۔



### حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے ہدایت نمبر.....3

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف اذ نزل ان مریم فیہم و امامکم منکم (بخاری جلد 1 صفحہ 490 باب نزول مریم) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ و عن اللہ عنہ و روات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا نام ہوگا (غنی عنہ) (ج 1 ص 100) جب (یعنی) ان کے تین بیٹے نازل ہوں گے اور تمہارا نام تم میں سے ہوگا۔“

یہ حدیث شریف الفاظ کے معمولی تہذیبی سے مندرجہ ذیل کتب میں بھی موجود ہے۔

- .....1 مستند احمد جلد 2 صفحہ 336 .  
.....2 مسلم جلد 1 صفحہ 87 باب نزول عیسیٰ بن مریم .

یہی روایت حضرت امام بیہقی نے نقل فرمائی جس کی سند اور الفاظ یہ ہیں۔

حديث: اخبرنا ابو عبد الله الحافظ انا ابو بكر بن اسحاق انا احمد بن ابراهيم فانا بن بكير بنى الليث عن يونس عن ابن شهاب عن نافع مولى ابي قباده الانصاري قال انا ابا هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف اتم اذا نزل ان مريم **من السماء** فيكم وامامكم منكم. انتهى.

(الاسماء والصفات صفحہ 424)

ترجمہ: ”..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا عالم ہوگا (خوشی کے باعث) جب (عیسیٰ) ابن مریم آسمان سے تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔“

(نوٹ) امام تکیہ احمدیوں کے مسلمہ مجدد ہیں آپ سے بخاری و مسلم و مستدر احمدی کی روایت میں ”من السماء“ کے الفاظ بھی مذکور ہیں۔

### ہدایت شریف کے نتائج:

- .....1..... تکلیفی کی اس حدیث شریف میں لفظ آسمان کی صراحت مذکور ہے۔
- .....2..... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بمنزل فہکم اور سیدنا محمدی کے لیے واما صا صکم منکم کے الفاظ مذکور ہیں۔ **فہکم اور منکم کی صراحت ہے ثابت ہو کہ محمدی اور عیسیٰ علیہ السلام علیہما الصلوٰۃ والسلام**

### اهمدي اعتراض: 1:

امام بیہقی نے اس حدیث کو روایت کر کے بخاری شریف کا حوالہ دیا ہے، حالانکہ بخاری میں مِنَ السَّمَاءِ کا لفظ نہیں۔

**جواب :** حدیث کی کتاب : تفسیق، خرج نہیں ہے۔ بلکہ مصرعہ یعنی اس کتاب میں نہیں ہے کہ دوسروں کے نقل کر کے ذخیرہ رکھنا ہے جیسا کہ کنز العمال وغیرہ ہے، بلکہ امام بخاری نے سند سے راویوں کے ذریعہ روایت کرتے ہیں اور بخاری کا حوالہ صرف اس لحاظ سے دیا گیا ہے کہ بخاری میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ اگرچہ لفظ من السَّمَاءِ نہیں۔ مگر مراد انزل سے من السَّمَاءِ ہی ہے۔ چنانچہ امام بخاری نقل تو کئے ہیں۔

(کتاب الاسماء صفحہ 424)

[illegible]

(ازالہ اوہام صفحہ 81 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 142)

## اهمدي اعتراض-----2:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے نقل کیا ہے مگر اس میں لفظ من السماء نہیں لکھا۔ پس معلوم ہوا کہ بیہقی میں موجود نہیں یا امام بیہقی کی ذاتی تخریج ہے۔

[illegible]

**ایک اہم نکتہ :**

ماضی میں ایک بار حضرت ”فرقہ جمیعہ“ کے نام سے ایک طرح سے پیدا ہوا جس طرح آج کل فقہ مزائیدہ سے..... ”فرقہ جمیعہ“ اسامہ و صفات باری  
 تعالیٰ میں طرح طرح کی باتیں نقل کر کے پھر رکھا۔ اسے ملے جلے اسلام سے عقوماً اور دھرم شرک ام سے خصوصاً اس فرقہ کی تردید میں بڑی بڑی کتابیں  
 تصنیف کیں۔ کتاب الاسماء و الصفات الملتقى الى سلسله الكواكب سے ایک عقیدہ یہ بھی تھا کہ..... ان اللہ نہیں فی  
 السماء (کتاب الطوطیہ ص ۳۷)

[illegible]

### اهمدي اعتراض: 3:

اس حدیث میں امامکم منکم سے مراد وہ عیسیٰ علیہ السلام ہے جو مسلمانوں میں سے ایک ہوگا۔

جواب :..... قرآن وحدیث بلکہ کل دنیا بھر کے اہل اسلام کی کتابوں میں حضرت عیسیٰ ابن مریم جس کا نزول مذکور ہے سوائے مسیح رسول اللہ کے اور کوئی شخص نہیں یہ افتراء ہے اور اسرتا پابندو یا نہ تحریف ہے جو جیسیں آیات و صمد با عادیث کے خلاف ہے۔

حدیث میں مسیح کے نزول کے وقت ایک دوسرے امام کا ذکر ہے جو باطلاق جملہ مشرین و محدثین غیر از مسیح ہے جو حقیقہ امام مہدی ہیں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حج حدیث ہے کہ ”وَجُلٌّ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُؤْتِي إِسْمَهُ إِسْمِي وَإِسْمُ ابْنِهِ إِسْمُ أَبِي“

(ایبداؤدجلہ 3 صفحہ 131 و ترمذی جلد 2 صفحہ 47)

(مكثوة باب اشراط الساعة صفحہ 470)

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ.....

”امام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیشگوئی فرماتے ہیں۔ مہدی علق اور علق میں میری مانند ہوگا میرے نام جیسا اس کا نام ہوگا، میرے باپ کے نام کی طرح اس کے باپ کا نام۔“  
(ازالہ اوہام صفحہ 148 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 175)

اس کے علاوہ خود مرزا صاحب بھی مانتے ہیں کہ امام مکہ میں مسلمانوں کے امام الصلوٰۃ غیر از یحیٰ کاذب ہے۔ چنانچہ ایک شخص نے مرزا صاحب سے سوال کیا کہ آپ خود امام بن کر نماز کیوں نہیں پڑھایا کرتے۔ کہا۔

”حدیث میں آیا ہے کہ مسک جو آنے والا ہے وہ دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔“ (فتاویٰ احمدیہ جلد 1 صفحہ 82)

### اہمیدی حضرات سے سوالات:

- 1۔ اچھٹکی کی روایت میں اس سلسلہ کی سراجی صحت سے متعلق کوئی بھی علم ان سواں سے داخل ہوں گے۔ حکم کے پیچھے سے۔
- 2۔ جس طرح اس صاحب کا نام کے پیچھے سے پہلے اور کچھ کوٹے کا کوٹھی کا غلط نام ہے؟
- 3۔ اور سبکی صاحب کی صحت سے متعلق وہی دوسرے وہی شخصیات ہیں۔ ان دو کو کہا جاتا۔ غلامی و مسلم اور سبکی ایسے صاحب کی روایت کے خلاف ہے یا نہیں؟
- یاد رہے کہ ان دو سبکی صاحب نے کہاں ”سراسر“ کی سراجی ہے۔ وہاں دو غلامی و مسلم کی سراجی ہے اس قدر فراموشی سے۔
- ”و اما ان دو کو ناموں سے علیحدہ علیحدہ من الیہ من الیہ“ کے

ان روایات میں آسان ہر دفع کے بعد آسان سے نزول مراد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے امام مسلم رضی اللہ عنہ تک - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ تک تمام روایات کے رفع الی السماء اور نزول من السماء ہی راوی ہیں۔

## حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....4

حدیث: وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ فی حدیث طویل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعند ذلک ينزل

اخى عيسى بن مريم من السماء. (کنز العمال جلد 14 صفحہ 619 نمبر 39726)

ترجمہ: ”ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس اس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن

مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اس روایت کو کنز العمال کے مصنف علی بن حسام المتقی ہندی نے نقل کیا ہے احمدیوں کے نزدیک یہ دسویں صدی کے مجدد ہیں۔ **مرزا صاحب نے اس**

**کو حدیث رسول اللہ تسلیم کیا ہے اور عن ابن عباس قال قال رسول اللہ الخ لکھا ہے۔**

(حماۃ البشری صفحہ 148 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314)



### حدیث شریف کا نتیجہ:

1..... اس روایت میں نزول من السماء کی صراحت ہے۔



### احمدی حضرات سے سوالات:

1..... اس روایت کو نقل کرنے والے احمدیوں کے نزدیک مجدد ہیں۔ وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں

سے نزول کا ذکر کرتے ہیں۔ اب اس قول کے بعد احمدی حضرات فرمائیں گے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حیات مسیح علیہ السلام کا

عقیدہ تھا یا نہ؟

2..... مرزا صاحب جگہ جگہ اپنی کتب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو وفات مسیح کا قائل ظاہر کرتے ہیں کیا یہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ ہے

یا نہ؟

3..... مرزا صاحب نے ایک روایت کو اپنی کتاب میں نقل کیا ہے۔ مگر اس میں سے ”من السماء“ کا لفظ حذف کر کے خیانت کا ارتکاب کیا۔ کیا

(حماۃ البشری صفحہ 148 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 314)

خائن نبی ہو سکتا ہے؟

حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....5

حدث: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْرَأُ مِنْ مَرْئِمَ إِلَى الْأَرْضِ قَيْدُوجُ وَيُؤْتَلَفُ لَهُ وَيُخْبِتُ حُمْسًا وَأَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوتُ قَيْدًا مَغَى فِي قَبْرِ يَاقُومَ أَمَا وَعِيسَى بْنُ مَرْيَمَ فِي قَبْرِ أَحَدِ بَنِي إِبْرَاهِيمَ وَبِكُورِ عَمْرٍ.

ترجمہ: ”محمد اللہ بن عمرو بن ابی الحداد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں مکر (میں اسلام) کا زمین پر نازل ہوں گا (اس صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو زمین پر نئے گئے کہ زمین کے انقطاع آسمان پر ہے) نہایت کریم کے ان کی اہلی ہوگی۔ میں عیسیٰ مالِ زمین میں بھی عمری ہے کہ جو اوتھ ہے اور میرے ساتھ میرے مقرر بھی داخل ہوں گے۔ (تاریخ کے ابن کثیر) میں اور زمین میں ایک اور (رضی اللہ عنہ) اور (رضی اللہ عنہ) کے درمیان ایک قہر ہے مجھے ہے۔“ اس حدیث کا یہ جزوی نسخہ کتاب الفوائد میں مکر۔

- 1— مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ السلام صفحہ 491.
  - 2— لقاء الوفاء للسبوری جلد 1 صفحہ 558.
  - 3— شرح مواہب للزرقانی جلد 8 صفحہ 296.
  - 4— مواہب لذیہ للسلطانی جلد 2 صفحہ 382.
  - 5— مرآۃ جلد 1 صفحہ 233.
- ۱۴۴ھ کے مصنف حضرت حافظ علی زکریا الطبرانی نے زکریا کے دور میں ہیں۔ ان کی زبان کو اردو دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ان کے حلق مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ.....

”ان کو یہ مرتبہ ملا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ملحق ہو کر دفن کیے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے۔“

(تذکرہ اسحٰق ص 47 روحانی خزائن جلد 18 ص 425)

جو مطلب و مراد اس فقرہ کی ہے وہی مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ یہ سب سے پہلے فقہی فقہی کے معنی میں لیا کر دہ  
 میرے ساتھ ایک ہی روئے و منہ دینی ہوں گے جو حضرت عربی ادب سے ڈرتے تھے۔ یہاں ان کو کلمہ ہے کہ ”ق“ سے مراد یہی قریب بھی ہوتا ہے جیسے ہودک  
 منہ فی الخاد (سورہ غل)۔ یعنی یہی صلی اللہ علیہ السلام پر ہے کہ نازل کی گئی آگ کے قریب تھے کہ ان کو۔

مرزا صاحب بھی اس معنی کی تائید کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ.....

”اس حدیث کے معنی ظاہر پر ہی ممل کریں تو ممکن ہے کہ کوئی عقلیں سچ ایسا بھی آ جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔“

(از الوداع ص 470 روحانی خزائن جلد 3 ص 352)

مرزا صاحب نے اس حوالہ میں قیصر یعنی مقبرہ بھی مانا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیدنا کا کاہنوں ہونا بھی مانا ہے۔

### ہدایت شریف کے نتائج:

- 1- اس حدیث شریف میں ہندول عیسیٰ بن مریم الہی الاذن کی صراحت ہے۔
- 2- اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روح طیبہ سے پیدا یعنی الطایۃ الطامہ کی تائید بھی ہے۔
- 3- قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر طبعی طبعی الطایۃ الطامہ، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ایک ساتھ ایٹنے کی صراحت ہے۔

### اهمدي اعتراض: 1:

ایک احمدی نے کہا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مومن کا قبر حد تک فراخ ہو جاتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک فراخ ہوتے ہوئے قادیان تک آگئی۔ مرزا صاحب قادیان میں دفن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ میں روحانی طور پر دفن ہو گیا۔

**جواب :-**

- 1- حضرت علیؓ کی ہر کار میں مدد کیے بغیر اس نے اپنے کسی کام کو نہ کیا۔ حضرت علیؓ کی ہر بات پر اس نے عمل کیا۔ حضرت علیؓ کی ہر بات پر اس نے عمل کیا۔ حضرت علیؓ کی ہر بات پر اس نے عمل کیا۔
- 2- ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔
- 3- ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔
- 4- ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔ ہر کام میں رسول اللہ ﷺ کی نصیحت اور حکم کی تعمیل کرتے رہے۔

## اهمدي اعتراض: 2:

مرزا صاحب نے اس کی تاویل یہ کی کہ مسیح موعود کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب نصیب ہوگا۔ ظاہری تہنیت مراد جنس اس لیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ طیبہ کھولا گیا تھا تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ لازم آئے گی۔

(حقیقت الہی صفحہ 313 روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 328)

**جواب :-**

- 1— رویہ لیں کہ اگر آپ کو اس بات پر یقین ہو کہ آپ کے لئے جہانِ باقی میں جہاد کا کوئی کام نہیں ہے تو جہاد کا یہ نام صرف ایک نام ہے۔ اگر آپ کو اس بات پر یقین ہو کہ آپ کے لئے جہاد کا کوئی کام ہے تو جہاد کا یہ نام صرف ایک نام ہے۔ اگر آپ کو اس بات پر یقین ہو کہ آپ کے لئے جہاد کا کوئی کام ہے تو جہاد کا یہ نام صرف ایک نام ہے۔
- 2— یہی کہ آپ کو اس بات پر یقین ہو کہ آپ کے لئے جہاد کا کوئی کام ہے تو جہاد کا یہ نام صرف ایک نام ہے۔ اگر آپ کو اس بات پر یقین ہو کہ آپ کے لئے جہاد کا کوئی کام ہے تو جہاد کا یہ نام صرف ایک نام ہے۔ اگر آپ کو اس بات پر یقین ہو کہ آپ کے لئے جہاد کا کوئی کام ہے تو جہاد کا یہ نام صرف ایک نام ہے۔

(کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد صفحہ 57 جلد 6)

یہی وجہ ہے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مرض الحاقہ تھا تو آپ نے فرمایا کہ میری توجہ نہ لیجئے میں ہوں۔ آپ کے مزاج دے دے اور خواہش کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیلو میں ایک قبر مبارک کی جگہ بنی تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس کی راز و برائی میں صلی اللہ علیہ وسلم نے صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمادی ہے۔ وہی بیان یہاں ہوں گے چنانچہ آج تک روضہ شریف میں دو جگہ پکارا کر اس وجہ سے علاحدہ کیا گیا کہ ان کو کبھی ہے تو آج سے شریف کا قبر گزاری ہے کہ قبر کسی قبر ہے۔

- 3- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 220 سال کی عمر میں 151 سال کی عمر میں ہی الرعل ہوصی ان مہاجرین کے لیے مقرر کیا گیا۔  
 4- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 220 سال کی عمر میں 151 سال کی عمر میں ہی الرعل ہوصی ان مہاجرین کے لیے مقرر کیا گیا۔  
 5- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 220 سال کی عمر میں 151 سال کی عمر میں ہی الرعل ہوصی ان مہاجرین کے لیے مقرر کیا گیا۔  
 6- حضرت ابراہیم علیہ السلام کو 220 سال کی عمر میں 151 سال کی عمر میں ہی الرعل ہوصی ان مہاجرین کے لیے مقرر کیا گیا۔

**احمدی اعتراض:۔۔۔3:**

اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ میں دفن ہونا صحیح ہے تو حضرت مائتہ رضی اللہ عنہ کو تین چاندکیوں دکھائے گئے؟ پھر تو چار چاند دکھائے جانے لگے۔

جواب :-

والے تھے اور مرد و عورتیں ہی کو بچھنے والی تھیں۔ یعنی انھوں نے غلطی سے اظہارِ عجز و حرمت فراموش کر دیا۔ اظہارِ عجز و حرمت کا یہ فرض ایسا ہے کہ اگر کسی مرد و عورت کو عجز و حرمت کا اظہار نہ ہو، تو وہ عورت یا مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ پیریں لگا کر چلے گا۔ اظہارِ عجز و حرمت کا یہ فرض ایسا ہے کہ اگر کسی مرد و عورت کو عجز و حرمت کا اظہار نہ ہو، تو وہ عورت یا مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ پیریں لگا کر چلے گا۔ اظہارِ عجز و حرمت کا یہ فرض ایسا ہے کہ اگر کسی مرد و عورت کو عجز و حرمت کا اظہار نہ ہو، تو وہ عورت یا مرد عورتوں کے ساتھ ہاتھ پیریں لگا کر چلے گا۔

**اہم دی حضرات سے سوالات:**

- [illegible]



## حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر 6.....

احمدی حضرات اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک کہاں ہوگی؟ تو مندرجہ ذیل کچھ حدیثیں پیش خدمت ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں مدفون ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

حدیث..... i: ”عن عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ قال یدفن عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبہ رضی اللہ عنہما فی کون قبرہ رابعاً“ (مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 209)

(در منشور جلد 2 صفحہ 246)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہوں گے اور ان کی چوتھی قبر ہوگی۔“

حدیث..... ii: ”عن عائشہ رضی اللہ عنہ قالت قلت یا رسول اللہ انی اری انی اعیش یدک فتاذن لی ان ادفن الی جنبک فقال وانی لک بذالک الموضع مافیہ الا موضع قبری وقبر ابی بکر وعمر وعیسیٰ بن مریم“

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 620، حدیث نمبر 39728)

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بظاہر یہ ہے کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہوں گی۔ آپ نے پہلو میں مجھے دفن ہونے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ آپ کے لیے جگہ کہاں۔ وہاں تو صرف میری (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اور بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عیسیٰ علیہ السلام کی چوتھی جگہ ہے۔“

حدیث..... iii: ”عن عبد اللہ بن سلام قال وجدت فی الکتاب ان عیسیٰ بن مریم یدفن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر وقد بقی فی البیت موضع قبر“

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کتب سادہ میں پایا کہ بے شک عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دفن ہوں گے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبر میں اور تحقیق باقی ہے روضہ طیبہ میں ایک قبر کی جگہ۔“

حدیث..... iv: ”عن عبد اللہ بن سلام نظرت فی التورۃ صفۃ صفۃ محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معہ“

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں لکھا دیکھا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔“

حدیث..... v: ”عن عبد اللہ بن سلام لیدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی فی بیتہ۔“

(تاریخ الکبیر للبخاری جلد 1 صفحہ 263)

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ضرور دفن ہونگے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ان کے گھر میں۔“

حدیث..... vi: ”قال ابو مودود وقد بقی موضع قبر“

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

(ترمذی جلد 2 صفحہ 202 باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: ”حضرت ابوودود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔“

حدیث..... vii: ”عن عبد اللہ بن سلام قال مکتوب فی التورۃ صفۃ صفۃ محمد وعیسیٰ بن مریم یدفن معہ۔“

(ترمذی جلد 2 صفحہ 202 باب فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی شان میں لکھا ہے کہ وہ ایک ساتھ دفن ہوں گے۔“

حدیث..... viii: ”عن عتبہ بن النضر عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدفن عیسیٰ بن مریم مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر وقد بقی موضع قبر“

(مشکوٰۃ کتاب الفتن باب نزول عیسیٰ علیہ السلام صفحہ 491)

ترجمہ: ”عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) زمین پر نازل ہونگے۔ شادی کریں گے ان کی اولاد ہوگی۔ بیٹا بیس سال تک زمین میں ٹھہریں گے پھر فوت ہونگے اور میرے ساتھ میرے مقبرہ میں داخل ہوں گے۔ میں اور عیسیٰ بن مریم (رضی اللہ عنہ) اور عمر (رضی اللہ عنہ) کے درمیان (قیامت کے دن) ایک مقبرہ سے اٹھیں گے۔“

### مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ:

..... نزول من السماء کے بعد سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بیٹھا بیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے۔ شادی ہوگی۔ اولاد ہوگی۔ بیٹا بیس سال نزول کے بعد فانیں رہ کر مدینہ طیبہ میں اقبال فرمائیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں دفن ہوں گے۔ جہاں 3 قبور مبارک پہلے سے موجود ہیں۔

- 1..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
- 2..... سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ
- 3..... سیدنا فاروق رضی اللہ عنہ۔

..... چوتھی قبر مبارک سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں ہوگی۔

درمنثور..... ترمذی..... کنز العمال..... مجمع الزوائد..... ابن عساکر..... تاریخ الکبیر للبخاری..... ایسی وسیع اور اہم اکتساب کے حوالہ جات کے بعد بھی کوئی پوچھنا صحیح احمدی اس بات کو نہیں مانتا تو پھر ان کا علاج خود عیسیٰ علیہ السلام ہی کر لیں گے۔

جیسا کہ صحیح بخاری جلد 1 صفحہ 490 پر ہے: ”یقتل الخنزیر“ خدو کن من الشاکرین!

### احادیث شریف کے نتائج:

- 1..... ان احادیث شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی قبر مبارک روضہ طیبہ میں چوتھی قبر ہونے کی صراحت ہے۔
- 2..... اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ طیبہ میں ابھی ایک قبر مبارک کی جگہ کے باقی ہونے کی صراحت ہے۔
- 3..... عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تورات میں عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونگے۔

### احمدی حضرات سے سوال:

- 1..... کیا روضہ طیبہ مدینہ منورہ میں چوتھی قبر مرزا صاحب کی بنی؟
- 2..... کیا روضہ طیبہ کی چوتھی قبر مبارک کی باقی جگہ (ترمذی کی صراحت کے مطابق) بڑ ہوگئی ہے؟
- 3..... کیا مرزا صاحب کے متعلق تورات میں تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے؟

## حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....7

حدیث: عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن تہلک امة انا فی اولہا و عیسیٰ بن مریم فی آخرہا والمہدی فی وسطہا.

ترجمہ: ”ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی جس کے اول میں میں (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں اور آخر میں عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) اور درمیان میں مہدی (علیہ الرضوان)۔“

(جامع الاحادیث للسیوطی جلد 5 صفحہ 110 حدیث 17501)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 266 حدیث 38671)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 269 حدیث نمبر 38682)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 337 حدیث 38858)

(سراج منیر جلد 4 صفحہ 139 (مطبوعہ مکتبہ الایمان مدینہ))

(فیض القدیر جلد 5 صفحہ 301 حدیث 7384)

(ابن عساکر جلد 20 صفحہ 154)

اس حدیث میں علامہ سیوطی۔ علاء الدین بن حسام الدین صاحب الکفر یہ دونوں احمدیوں کے نزدیک مجدد ہیں ان کی بیان کردہ روایت ہے۔



### حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... اس حدیث شریف میں صراحت ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئیں گے۔
- 2..... اس حدیث شریف میں سیدنا مسیح علیہ السلام و مہدی علیہ الرضوان کی علیحدہ علیحدہ شخصیات کی تصریح ہے۔



### احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... کیا مرزا صاحب مریم کا بیٹا تھا؟
- 2..... انکا ذاتی نام غلام احمد تھا یا عیسیٰ (علیہ السلام)؟
- 3..... مہدی علیہ الرضوان و مسیح علیہ السلام دو ہیں یا ایک؟



## حیات عیسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر 8.....

مشکوٰۃ باب قصۃ ابن صیاد میں مذکور ہے حضور علیہ السلام بمعہ صحابہ رضی اللہ عنہم، ابن صیاد کو دیکھنے گئے۔ ابن صیاد کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم کو شبہ تھا کہ یہ بی دجال نہ ہو۔

حدیث: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اذن لی یا رسول اللہ فاقبلہ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ يَكُنْ هُوَ فَلَسْتُ صَاحِبَهُ إِنَّمَا صَاحِبُهُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ.

ترجمہ: ”اجازت دیں مجھ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میں ابھی اسے قتل کر دوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ ابن صیاد دجال ہے تو پھر تو اسے قتل نہ کر سکے گا کیونکہ اس کا قتل عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے ہاتھوں ہوگا۔“

(مشکوٰۃ صفحہ 479 باب قصۃ ابن صیاد شرح السنۃ بغوی جلد 7 صفحہ 453 و 454 حدیث 4169)

(کتاب الفتن باب ذکر الصیاد مسند احمد جلد 3 صفحہ 368)

(مجمع الزوائد جلد 8 صفحہ 6 باب ماجاء فی ابن صیاد وقال رجالہ صحیح)

(کنز العمال جلد 14 صفحہ 331 باب ابن صیاد حدیث 38838)

(فتح الباری جلد 6 صفحہ 121)

(بخاری جلد 1 صفحہ 429 کتاب الجہاد باب یعرض الاسلام علی الصبی)

بخاری کے الفاظ یہ ہیں..... قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْنُ لِي فِيهِ اضْرِبْ عُنُقَهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ الْخ.

ترجمہ: ”حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اتار دوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اسے قتل نہیں کر سکتے۔ (اس لیے کہ اس کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے) اور اگر یہ وہ (دجال) نہیں تو اس کے قتل میں تمہاری بھلائی نہیں۔“

امام احمد، صاحب الکفر العمال۔ علامہ عقلانی۔ یہ سب احمدیوں کے مسلمہ مجدد ہیں۔ یہ روایت ان کی بیان کردہ ہے۔

مرزا صاحب بھی لکھتے ہیں کہ.....

”آنحضرت نے عمر کو قتل کرنے سے منع (کیا اور فرمایا) اگر یہی دجال ہے تو اس کا صاحب عیسیٰ بن مریم ہے جو اسے قتل کرے گا۔ ہم اسے قتل نہیں کر سکتے۔“

(ازالہ اوہام صفحہ 225 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 213)

ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں جو زمین پر اتر کر دجال کو قتل کریں گے جیسا کہ حدیث معراج میں اس کی مزید تائید ہے۔

### حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... اس حدیث میں صراحت ہے کہ دجال کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔
- 2..... یہ کہ دجال ایک فرد معین ہے نہ کہ پادریوں کا گروہ جیسا کہ مرزا صاحب اپنی کتب میں صراحتاً اس کا ذکر کرتے ہیں۔
- (ازالہ اوہام صفحہ 488، 495، 732 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 362، 365، 494)
- 3..... یہ کہ عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دجال کو کوئی دوسرا قتل نہیں کر سکتا۔
- 4..... اور اگر کوئی کسی کو دجال سمجھ کر قتل کرے گا تو وہ اس قتل میں بھلائی نہیں پائے گا۔

### امہدی حضرات سے سوالات:

- 1..... کسی حدیث شریف میں احمدی حضرات دکھا سکتے ہیں کہ دجال کا قاتل عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی اور کو قرار دیا گیا ہو؟
- 2..... کیا احمدی حضرات حدیث میں دکھا سکتے ہیں کہ دجال کوئی قوم ہے نہ کہ شخص معین؟
- 3..... احمدی حضرات کسی حدیث میں دکھا سکتے ہیں کہ دجال کا قتل دلائل سے ہوگا؟



## حیاتِ میسیٰ علیہ السلام از روئے حدیث نمبر.....9

حدیث: عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقیث لیلة اسری بی ابراہیم و موسی و عیسی، قال فتذاکروا امر الساعة فردوا امرہم الی ابراہیم، فقال لا علم لی بہا فردوا الامر الی موسی، فقال لا علم لی بہا، فردوا الامر الی عیسی، فقال: اما وجبتہا فلا یعلمہا احد الا اللہ تعالیٰ ذلک و فیما عہد الی ربی عزوجل ان الدجال خارج قال و معی قضیبان فاذا رآنی ذاب کما یدوب الرصاص قال فیہلکہ اللہ، حتی ان الحجر والشجر لیقول: یا مسلم ان تحتی کافراً فتعال فاقتلہ قال: فیہلکہم اللہ تعالیٰ.

ترجمہ: ”حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... میں نے شبِ معراج میں ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات کی تو وہ قیامت کے بارے میں باتیں کرنے لگے..... پس انھوں نے اس معاملہ میں ابراہیم سے رجوع کیا (کہ وہ وقت قیامت کے بارے میں کچھ بتائیں) حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ..... مجھے اس کا کوئی علم نہیں..... پھر حضرت موسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے بھی فرمایا کہ مجھے اس کا کوئی علم نہیں..... پھر حضرت عیسیٰ کی طرف رجوع کیا تو انھوں نے فرمایا جہاں تک وقت قیامت کا معاملہ ہے تو اس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں یہ بات تو اتنی ہی ہے البتہ جو عہد پروردگار نے مجھ سے کیا ہے اس میں یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو باریک سی نرم تلواریں ہوں گی پس وہ مجھے دیکھتے ہی راگ (بایسہ) کی طرح پھٹنے لگے گا پس اللہ اس کو ہلاک کرے گا..... یہاں تک کہ پتھر اور درخت بھی کہیں گے کہ اے مردِ مسلم میرے بچے کا فرچھا ہوا ہے آ کر اسے قتل کر دے چنانچہ اللہ ان سب (کافروں) کو ہلاک کر دے گا۔“

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 375 واللفظ لہ)

(ابن ماجہ صفحہ 299 باب خروج الدجال و خروج عیسیٰ بن مریم علیہ السلام و خروج یاجوج و ماجوج)

(اس میں ہے کہ میں دجال کو قتل کروں گا)

(ابن جریر جزء 17 صفحہ 91 زیر آیت حتیٰ اذا فُتِحَتْ یَا جُوجُ و مَا جُوجُ وَهُمْ مِنْ کُلِّ حَدَبٍ یَنْسِلُونَ.)

(مسند رک حاکم جلد 5 صفحہ 687 باب مذاکرۃ الانبیاء فی امر الساعۃ) (امام حاکم فرماتے ہیں کہ یہ

روایت صحیحین کی شرط پر صحیح الاسناد ہے)

(فتح الباری جلد 13 صفحہ 79)

(درمنثور جلد 4 صفحہ 336)

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد 8 صفحہ 661 حدیث نمبر 71 کتاب الفتن باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال)

امام احمد۔ حاکم۔ جلال الدین سیوطی۔ احمدیوں کے مسلم مجدد اور ابن جریر بنکس المفسرین ہے ان سے یہ روایت منقول ہے۔



### حدیث شریف کے نتائج:

- 1..... تمام انبیاء علیہم السلام کی موجودگی میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قتل دجال کے لیے دوبارہ دنیا میں آنے کا تذکرہ فرماتے ہیں۔ کسی نبی نے اسکی تردید نہ کی گویا انبیاء علیہم السلام کا قرب قیامت نزول مسیح پر اجماع ثابت ہوا۔
- 2..... اس واقعہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے ہیں۔
- 3..... عیسیٰ علیہ السلام نزول کو وعدہ خداوندی فرماتے ہیں۔
- 4..... عیسیٰ علیہ السلام کی دجال سے لڑائی کے وقت میں پتھر اور درخت کلام کریں گے۔
- 5..... دجال کے ساتھی جو جنگ میں شامل ہوں گے۔ ہلاک ہو جائیں گے۔



### احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... انبیاء علیہم السلام کے اجماع کے مرزا صاحب اور احمدی منکر ہیں یا نہ؟
- 2..... جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ واقعہ کو تسلیم نہ کرے وہ کون ہے؟
- 3..... جو شخص اللہ تعالیٰ کے وعدہ کا منکر ہو وہ کون ہے؟
- 4..... مرزا صاحب کے زمانہ میں لڑائی ہوئی؟
- 5..... پتھر اور درختوں نے کلام کیا؟
- 6..... دجال کے ساتھی ہلاک ہوئے؟

حدیث: حدیثی المثنیٰ لنا اسحاق لنا ابی جعفر عن ابیہ عن الربیع فی قولہ تعالیٰ الم اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم قال ان النصارى اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخاصموہ فی عیسیٰ بن مریم وقالوا لہ من ابوہ وقالوا علی اللہ الکذب والبهتان لا الہ الا هو لم يتخذ صاحبة ولا ولدا فقال لهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الستم تعلمون انه لا یكون ولدا الا هو یشبه اباه قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا حی لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا قیم علی کل شیء یكلوه و یزقه قالوا بلی قال فهل یملك عیسیٰ من ذلك شیئا قالوا لا قال افلستم تعلمون ان اللہ عزوجل لا یغنی علیہ شیء فی الارض ولا فی السماء قالوا بلی قال فهل یعلم عیسیٰ من ذلك شیئا الا ما اعلم قالوا لا قال فان ربنا صور عیسیٰ فی الرحم کیف شاء فهل تعلمون ذلك قالوا بلی قال الستم تعلمون ان ربنا لا یاكل الطعام ولا یشرب الشراب ولا یحدث الحدث قالوا بلی قال الستم تعلمون ان عیسیٰ حملتہ امراة کما تحمل المرأة ثم وضعتہ کما تضع المرأة ولدها ثم غذى کما یغذى الصبی ثم کان یطعم الطعام و یشرب الشراب و یحدث الحدث قالوا بلی قال لکیف یكون هذا کما زعمتم قال فمر فوائم ابوا الا یموتوا فانزل اللہ عزوجل الم اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم.

(تفسیر ابن جریر ج 3 صفحہ 163)

(تفسیر درمذہب ج 2 صفحہ 3)

ابن جریر احمدیوں کے نزدیک نہیں مفسرین اور علامہ بیوی تھو ہیں۔ ان دونوں کی یہ بیان کردہ روایت ہے۔ ترجمہ: ”ربیع سے آتم اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم کی تفسیر میں منقول ہے کہ..... جب نصاریٰ نجران کی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مناظرہ اور مکالمہ شروع کیا اور یہ کہا کہ..... اگر حضرت مسیح علیہ السلام ابن اللہ نہیں تو پھر ان کا باپ کون ہے حالانکہ وہ خدا لاشریک بیوی اور اولاد سے پاک اور منزہ ہے..... تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ ارشاد فرمایا کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے..... انھوں نے کہا کیوں نہیں بے شک ایسا ہی ہوتا ہے..... (یعنی جب یہ تسلیم ہو گیا کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے تو اس قاعدہ سے حضرت مسیح علیہ السلام بھی خدا کے مماثل اور مشابہ ہونے چاہئیں حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ خدا بے مثل ہے اور بے چون و چوں ہے لیس کجخلیلہ فیہ و لکم یحکون لہ کحفوا اخذ)..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار حی لا یموت ہے یعنی زندہ ہے کسی نہ مرے گا..... اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت اور فنا آنے والی ہے..... (اس جواب سے صاف ظاہر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ ہیں مرے نہیں بلکہ زمانہ آنندہ میں ان پر موت آئے گی)..... نصاریٰ نجران نے کہا بے شک صحیح ہے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ ہمارا پروردگار ہر چیز کا قائم رکھنے والا تمام عالم کا نگہبان اور محافظ اور سب کا رازق ہے..... نصاریٰ نے کہا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... عیسیٰ علیہ السلام بھی کیا ان چیزوں کے مالک ہیں؟ نصاریٰ نے کہا نہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ اللہ پر زمین اور آسمان کی کوئی شے پوشیدہ نہیں..... نصاریٰ نے کہا نہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی بھی جیسی شان ہے؟..... نصاریٰ نے کہا نہیں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رحم باور میں جس طرح چاہا بنایا..... نصاریٰ نے کہا ہاں..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو خوب معلوم ہے کہ..... اللہ نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے اور نہ بول و برا کرتا ہے..... نصاریٰ نے کہا بے شک..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ..... تم کو معلوم ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے اور عورتوں کی طرح ان کی والدہ مطہرہ حاملہ ہوئیں اور پھر مریم صدیقہ نے ان کو جنتا..... جس طرح عورتیں بچوں کو جنتا کرتی ہیں..... پھر عیسیٰ علیہ السلام کو بچوں کی طرح غذا بھی دی گئی..... حضرت مسیح علیہ السلام کھاتے بھی تھے پیتے بھی تھے اور بول و برا بھی کرتے تھے..... نصاریٰ نے کہا بے شک ایسا ہی ہے..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر عیسیٰ علیہ السلام کس طرح خدا کے بیٹے ہو سکتے ہیں؟ نصاریٰ نجران نے حق کو خوب پہچان لیا مگر دیدہ و دانستہ اتباع حق سے انکار کیا..... اللہ عزوجل نے اس بارے میں یہ آیتیں نازل فرمائیں ”آتم اللہ لا الہ الا هو الحی القیوم“

### ہدایت شریف کے نتائج:

- 1..... اس روایت میں صراحت ہے کہ نصاریٰ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو ہوئی۔ نصاریٰ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے قائل تھے اور ہیں۔ یہ موقع تھا کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام فوت شدہ تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سامنے وقایع مسیح علیہ السلام کو الم بقرن کرتے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے کیا؟
- 2..... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کے سامنے اللہ تعالیٰ کے ہمیشہ ہمیشہ جی و قدیم کا ذکر کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کے لیے کہ ان پر فنا آئے گی فرمایا اگر عیسیٰ علیہ السلام قاتلہ (یعنی وقت شدہ تھے) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائے کہ اللہ تعالیٰ جی و قدیم ہے عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل اور پختہ ہو جاتی مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ ان پر فنا آئے گی یہ صریح دلیل ہے حیات عیسیٰ علیہ السلام کی۔
- 3..... اس حدیث میں ان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء کی تصریح ہے۔

### احمدی حضرات سے سوالات:

- 1..... نصاریٰ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حیات مسیح علیہ السلام کا کیس آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فیصلہ دیا۔ احمدی حضرات فرمائیں کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو نہ مانے وہ کون؟
- 2..... اگر عیسیٰ علیہ السلام فوت شدہ تھے تو نصاریٰ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کا کیا عقیدہ پیش کیا؟
- 3..... احمدی فرمائیں کہ نصاریٰ حیات مسیح علیہ السلام کے قائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حیات مسیح علیہ السلام کا اثبات فرمایا۔ اگر وہ فوت شدہ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاریٰ کی تائید کے اسلام کا کیس غلط پیش کیا؟ معاذ اللہ۔
- 4..... مرزا صاحب کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ شرک ہے (الاستثناء) کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ اللہ شرک کی تائید کی؟
- 5..... کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ تک سب راویوں نے شرک کو پھیلایا؟
- 6..... اس حدیث میں ان عیسیٰ یاتی علیہ الفناء ہے کیا احمدی حضرات ان عیسیٰ علیہ السلام اتی علیہ الفناء کا لفظ کسی روایت میں پورے ذخیرہ احادیث سے دکھاسکتے ہیں؟
- 7..... ہم نے ان روایات میں احمدیوں کے مسلمہ مجددین کے اس پیش کر کے ان کی بیان کردہ روایات کو نقل کیا۔ کیا یہ مجددین صحیح تھے یا مرزا صاحب؟
- 8..... تیرہ صدیوں کے مجددین مسیح علیہ السلام کے قائل چودھویں صدی کا (برعم خود) مرزا صاحب مجددان کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ کیا وہ تیرہ صدیوں کے مجددین صحیح تھے یا صرف مرزا صاحب؟
- 9..... وہ عقیدہ جو تیرہ صدیوں کے مجددین کا ہے ان کا انکار کرنے والا خود مجدد ہو سکتا ہے؟